مرثیہ بعنوان یقین

مطلع : خواہش ہے دل کی ذکرِ شہِ کربلا کروں

تعدادِ بند : ۷۶

سنِ تصنیف : ۱۹۸۶ء

درحال: بیمارِ کربلاؑ روایت : قیدِ زندانِ شام

پیشِ نگاہ زندہ حقیقت ہے کربلا
انسان دوستی کی علامت ہے کربلا
اسلام کی بقا کی ضمانت ہے کربلا
نانا کی اور نواسے کی حجت ہے کربلا

طفلی کا عہد راہِ شہادت پہ طے ہوا
یہ مرحلہ یقیں کی مسافت پہ طے ہوا

www.emarsiya.com

یقین

(۱)

خواہش ہے دل کی ذکرِ شہِؑ کربلا کروں　　آنسو بہا بہا کے رقم مرثیا کروں
کاغذ پہ جب یہ فرضِ مودّت ادا کروں　　پہلے اٹھا کے ہاتھ یہ دل سے دعا کروں
یارب مرے دماغ کو محکم یقین دے
جس میں ولا کے پھول کھلیں وہ زمین دے

(۲)

سچ ہے شعور و فہم کا محور یقین ہے　　توحید کے چمن کا گلِ تر یقین ہے
ہر شے کی معرفت کا سمندر یقین ہے　　حدِّ کمال یہ ہے کہ حق پر یقین ہے
توحیدِ کبریا کی یقیں پر اساس ہے
ورنہ تمام کفر پہ مبنی قیاس ہے

(۳)

بندوں کا ہے خدا کی عبادت پہ بھی یقین　　کوثر پہ بھی یقین ہے، جنت پہ بھی یقین
قرآن پر یقیں ہے، رسالت پہ بھی یقین　　اللہ پر یقیں ہے، قیامت پہ بھی یقین
اللہ پر یقین جو غیبت کے ساتھ ہے
غیبت پہ بھی یقین امامت کے ساتھ ہے

(۴)

ہر رشتۂ وجود و عدم ہے یقین پر　　خالق کی معرفت کا بھرم ہے یقین پر
اٹھا رہِ عمل میں، قدم ہے یقین پر　　خاکِ شفا پہ سر مرا خم ہے یقین پر
میری جبینِ شوق کا حاصل یقین ہے
راہِ خرد کی آخری منزل یقین ہے

www.emarsiya.com

(۵)

علم و عمل کی راہِ منور یقین ہے آئینۂ حیات کا جوہر یقین ہے
حکمِ خدا بہ قولِ پیمبرؐ یقین ہے وہ جنّتی ہے جس کو نبیؐ پر یقین ہے
بزمِ یقیں میں شمعِ مودّت جلا کے دیکھ
آئینۂ حیاتِ بشر جگمگا کے دیکھ

(۶)

راہِ عمل میں علم کی میزان ہے یقیں اک معرفت کا بولتا قرآن ہے یقیں
انساں کو اپنی ذات کی پہچان ہے یقیں یعنی کمالِ ذات کا عرفان ہے یقیں
ذہنِ بشر میں منزلِ غیب و شہود ہے
ممکن یقین ہی کی حدوں میں وجود ہے

(۷)

بنیاد پر یقین کی ہے خوفِ کردگار انسان کا یقین پہ قائم ہے اعتبار
نورِ یقیں سے چہرۂ ہستی پہ ہے نکھار اللہ پر یقین سے بندہ ہے دیندار
یہ بندگی خدا پہ مسلسل یقین ہے
بنیادِ لاالٰہ مکمل یقین ہے

(۸)

انساں بصد یقین سنیں یہ نبیؐ کی عرض سر اپنا در پہ علم کے رکھ دیں سمجھ کے فرض
پھر فیض بوترابؑ سے پائیں گے اہلِ ارض ذہنِ بشر سے جہل کا اترے گا سارا قرض
دولت علیؑ سے پائیں گے علم و یقین کی
حالت بدل ہی جائے گی اہلِ زمین کی

(۹)

طبقاتِ کوہ و ارض کی تحقیق کے لیے تاریخ میں حدیث کی تصدیق کے لیے
ہر عنصرِ حیات کی تخلیق کے لیے توفیق یہ ہے صاحبِ توفیق کے لیے
اس پر عطائے خاص ہے فطرت یقین کی
کُنجِ خرد میں رکھتا ہے دولت یقین کی

www.emarsiya.com

(۱۰)

اے مالکِ زمین و زماں، ربِ ذوالجلال　　بندے نے جب کیا ہے تجھ ہی سے کیا سوال
تیرے سوا کسی سے بھی ہے مانگنا محال　　حاصل ترے یقیں پہ یقیناً ہے یہ کمال
تیرے کرم کا نقش بنا ہے جبین پر
دستِ طلب دراز ہوا ہے یقین پر

(۱۱)

امید کے چراغ جلے ہیں یقین پر　　ہم راہِ معرفت پہ چلے ہیں یقین پر
مشکل جو مرحلے تھے ٹلے ہیں یقین پر　　انسان اِس جہاں میں پلے ہیں یقین پر
امید کی شراب جو پیتا ہے آدمی
جیتا ہے اور یقین سے جیتا ہے آدمی

(۱۲)

توحید کے چمن کو کِھلایا یقین نے　　بندے کو راہِ حق پہ لگایا یقین نے
سویا ہوا ضمیر جگایا یقین نے　　بندے کو کبریا سے ملایا یقین نے
حق آشنا زمانے میں انسان ہوگیا
بندہ یقیں سے کامل الایمان ہوگیا

(۱۳)

خلاقِ کائنات کی حمد و ثنا ہوئی　　انسان کو یقین کی دولت عطا ہوئی
اک بار آگ سے جو حرارت جدا ہوئی　　نمرودیت بھی دل سے بشر کے ہوا ہوئی
دریائے بےکنار کا ریلا ہے آدمی
آتش کدے میں پھولوں سے کھیلا ہے آدمی

(۱۴)

دریا، درخت، غنچہ و گل، خار اور ثمر　　خورشید، چاند، تارے، شفق، روشنی، سحر
چشمے، پہاڑ، برق و شرر، برف، بحر و بر　　یہ سب خدا کے فیض سے ہیں قصہ مختصر
جن کا شمار ہی نہیں وہ لذتیں ملیں
اللہ پر یقین کیا نعمتیں ملیں

www.emarsiya.com

(۱۵)

گھر جائے بحرِ غم کے بھنور میں اگر بشر اور کشتیٔ حیات بھی ہو غرق سر بسر
بچنے کا انحصار ہے اُس دم یقین پر حق پر کرے بھروسا جو انسان بے خطر
تنکا یقیں بھی ہو تو سہارا ملے اسے
اور بیچ میں بھنور کے کنارا ملے اسے

(۱۶)

بندے سے بندگی کا اگر حق ادا ہوا معبود اور عبد میں پردہ نہیں رہا
معراجِ بندگی تھا وہ عالم شہود کا قربت خدا کی ایسی کہ دل جھومنے لگا
جھوما جو دل تو جھوم اٹھی کائنات تک
نورِ یقیں پہنچ گیا عرفانِ ذات تک

(۱۷)

مٹی میں بیج بوتا ہے دہقاں یقین پر دوشِ ہوا پہ اڑتا ہے انساں یقین پر
سر سے بشر کے ٹلتا ہے طوفاں یقین پر پورے تمام ہوتے ہیں ارماں یقین پر
یہ بات نقش ہو کے رہے گی زمین پر
ہر کام چل رہا ہے بشر کا یقین پر

(۱۸)

دنیا میں جس کے پاس بھی دولت ہے علم کی دل میں ہے اس بشر کے مسلسل یقین بھی
اور شک کے ساتھ زندگی جس شخص کی کٹی بوجہلیت اسی کی رگ و پے میں بس گئی
جینا یقیں کے ساتھ بہت سہل ہو گیا
جو بھی یقیں سے ہٹ گیا بوجہل ہو گیا

(۱۹)

ذہنِ بشر میں شک کی اگر پرورش ہوئی پھر تو مصیبتوں میں حیاتِ بشر رہی
ذہنِ بشر کو جب ملی دولت یقین کی روحِ بشر بھی خواب سے بیدار ہو گئی
ذہنی مریض شک نے بشر کو بنا دیا
رستہ سکوں کا چشمِ یقیں نے دکھا دیا

www.emarsiya.com

(۲۰)

وہ بے یقیں ازل سے جو تخریب کار ہے　　اُس کی خرد پہ وہم و گماں کا غبار ہے
کج فہم و کج شعار ہے، بے اعتبار ہے　　تاریخ ایسے شخص کی آئینہ دار ہے

انکارِ دینِ خالقِ کُل بے جھجک کرے
وہ منکرِ یقیں ہے نبیؐ پر جو شک کرے

(۲۱)

روزِ ازل سے شک کی ہیں تاریکیاں نقیب　　لیکن یقین سے ہے بشر نور کے قریب
شک ایک زہر ہے جسے پیتے ہیں بدنصیب　　ہے دردِ لاعلاج کا لیکن یقیں طبیب

شک پڑ گیا تو ذہن بھی بیمار ہوگیا
جس کو یقین آ گیا ، بیدار ہوگیا

(۲۲)

دنیائے بے یقیں میں مکیں ہو اگر بشر　　شبہاتِ خود بہ خود کریں ذہنِ بشر میں گھر
شامِ اَلم کے گہرے اندھیروں میں ڈوب کر　　پائے کبھی نہ مقصدِ ہستی کی وہ سحر

اذہان میں بساتا رہے تیرگی کو وہ
دل میں مگر ترستا رہے روشنی کو وہ

(۲۳)

ہوتا ہے بے یقین زمانے میں بدگماں　　کرتا ہے شک نبیؐ پہ یہ شیطاں کا ترجماں
اس بے خبر کو بات یہ معلوم ہے کہاں　　یہ بات تو رسولؐ کی سیرت سے ہے عیاں

فعلِ رسول وحیٔ خدا میں شمار ہے
اسلام کا یقین پہ دار و مدار ہے

(۲۴)

ہے جس کی عقل دہر میں بوجہلیت شکار　　حق سے ہمیشہ اس نے جہاں میں کیا فرار
وہ شک میں مبتلا ہے ،نہیں اس کو اعتبار　　اس کی خرد کے گرد اندھیروں کا ہے حصار

کل پر یقین ہے نہ جسے آج پر یقین
کیونکر کرے رسولؐ کی معراج پر یقین

www.emarsiya.com

(۲۵)

معراج نے رسولؐ کی حق آشنا کیا دستِ خدا سے بابِ یقینِ خدا کھلا
پھر بابِؑ شہرِ علم کا اتنا کرم ہوا بڑھتا رہا یقین پہ ایماں کا سلسلا
بوذر بنا دیا کبھی سلماں بنا دیا
کس کس کو اس نے صاحبِ ایماں بنا دیا

(۲۶)

اصحاب میں رسولؐ کے اک بندۂ غفور فارس کی سرزمین کا مردِ جری ، غیور
اپنے ہی خاندان کا سمجھیں جسے حضورؐ جس نے اصولِ زیست یہ پھیلایا دور دور
جو بھی یقیں کے ساتھ چلے حق کی راہ میں
بے شک وہ ہے پناہِ رسالتؐ پناہ میں

(۲۷)

جس کو نہ ہو نبیؐ پہ یقیں ایسا آدمی تاریک راستوں میں بھٹکتا ہے بدعتی
بے حبِّ اہلبیتؑ کٹی اس کی زندگی اجرت ادا نہ اس سے رسالت کی ہوسکی
دستِ نفاق اُس کا ہمیشہ دراز ہے
امت میں مصطفیٰؐ کی جو فتنہ طراز ہے

(۲۸)

تفسیرِ حسنِ ذات بتانے کے واسطے سوئے ہوئے ضمیر جگانے کے واسطے
انساں کو راہِ حق پہ لگانے کے واسطے شمعِ رہِ حیات جلانے کے واسطے
ہر ذی نظر کو منزلِ ادراک چاہیے
دل میں یقینِ سیّدِؐ لولاک چاہیے

(۲۹)

ہم کو یقینِ قولِ رسولِؐ کریم ہے وجدان اس یقین کا بے خوف و بیم ہے
اپنا رسولؐ فخرِ خلیل و کلیم ہے مداح اس نبیؐ کا علی العظیم ہے
تاریک راستوں میں یقینِ سحر کے ساتھ
ہم چل رہے ہیں اسوۂ خیرالبشرؐ کے ساتھ

www.emarsiya.com

(۳۰)

قولِ رسولؐ پاک کی تجدید کے لیے سچ ہے بنائے کلمۂ توحید کے لیے
دل سے خدا کے حکم کی تائید کے لیے قرآن و اہلبیتؑ کی تقلید کے لیے
اس جادۂ یقیں پہ ہی امت سفر کرے
شامل عمل میں اسوۂ خیرالبشرؐ کرے

(۳۱)

خیرالبشرؐ کی ذات کا آئینہ ہے عَلیؑ اسلام کا معیں و محافظ ہے یہ وَلیؑ
ہاتھوں سے ان کے شمعِ یقینِ خدا جَلی حیدرؑ ہے نام اور شجاعت میں ہے بَلی
انؑ کو جو مصطفیٰؐ کی اطاعت قبول ہے
ہر دورِ بے یقیں میں یقینِ رسولؐ ہے

(۳۲)

بعدِ علیؑ محافظِ شمعِ یقیں حسنؑ مہکا ہے جس کی ذات سے اخلاق کا چمن
آئینۂ رسولؐ ہے زہراؑ کا گلبدن خُلقِ حسن ہے دہر میں خُلقِ شہِؑ زمن
خُلقِ حسنؑ یقین کی حدِ کمال ہے
اسلام کا عروج ہے اور لازوال ہے

(۳۳)

بعدِ از حسنؑ یقین کا معیار ہیں حسینؑ اسلام کے جہاں میں مددگار ہیں حسینؑ
احمدؐ کی تربیت سے ضیا بار ہیں حسینؑ سفیانیت سے برسرِ پکار ہیں حسینؑ
بیعت کا جب یزید طلب گار ہوگیا
شبیرؑ کی زبان سے انکار ہوگیا

(۳۴)

شبیرؑ راہِ صدق دکھاتے ہوئے چلے سوئے ہوئے ضمیر جگاتے ہوئے چلے
ہر کوہِ ظلم وجور گراتے ہوئے چلے ایمان و دیں کی راہ بناتے ہوئے چلے
اس راہ میں یقین کی منزل ہے کربلا
''اسلام کا دھڑکتا ہوا دل ہے کربلا''

www.emarsiya.com

(۳۵)

پیشِ نگاہ زندہ حقیقت ہے کربلا انسان دوستی کی علامت ہے کربلا
اسلام کی بقا کی ضمانت ہے کربلا نانا کی اور نواسے کی حجت ہے کربلا
طفلی کا عہد راہِ شہادت پہ طے ہوا
یہ مرحلہ یقیں کی مسافت پہ طے ہوا

(۳۶)

دریا ہے گر یقین تو ساحل ہے کربلا اسلام کی حیات کا حاصل ہے کربلا
اک امتحانِ بندۂ کامل ہے کربلا حسنِ یقیں کی آخری منزل ہے کربلا
اس بات کی شہادتِ عظمیٰ گواہ ہے
خنجر تلے بھی اشہدو ان لا الٰہ ہے

(۳۷)

اے کربلا حسینؑ کی عظمت سبھی سے پوچھ زہراؑ سے پوچھ، خواہرِ ابنِ علیؑ سے پوچھ
شبرؑ سے پوچھ اور علیِؑ ولی سے پوچھ خالق سے پوچھ، خالقِ کُل کے نبیؐ سے پوچھ
احمدؐ کو یہ نواسےؑ پہ کامل یقین ہے
شبیرؑ کی پناہ میں خالق کا دین ہے

(۳۸)

زندہ خدا کا دین کیا ہے حسینؑ نے شہ رگ سے اپنی کام لیا ہے حسینؑ نے
سجدے میں آبِ تیغ پیا ہے حسینؑ نے دنیا کو درسِ حق یہ دیا ہے حسینؑ نے
معراجِ بندگی ہو مسلسل یقیں کے ساتھ
سجدہ ادا کرو تو مکمل یقیں کے ساتھ

(۳۹)

ظاہر ہے ہر عمل سے صداقت حسینؑ کی اک درسِ بندگی ہے امامت حسینؑ کی
ایماں کا ہے حصار قیادت حسینؑ کی تاریخِ زندگی ہے شہادت حسینؑ کی
خونِ حسینؑ ہی تو ہے سرخی یقین کی
عزت بچائی جس نے محمدؐ کے دین کی

www.emarsiya.com

(۴۰)

شبیرؑ کے جو کرب و بلا میں ہیں جاں نثار　　دولت سے وہ یقین کی ہیں فخرِ روزگار
ان کو خدا سے اور خدا کو ہے ان سے پیار　　اسلام کا چمن بھی انھیں سے ہے پُر بہار
ان میں ہر ایک دینِ خدا کا امین ہے
اصحاب پر حسینؑ کو کامل یقین ہے

(۴۱)

نیّر یقیں کے ساتھ ذرا گفتگو کرو　　سوزِ یقیں سے اپنے جگر کو لہو کرو
حرف و بیانِ صدق کی جب جستجو کرو　　جتنا ہو ظرف اتنی فقط آرزو کرو
دستِ خدا سے سب کو ملا ہے زمین پر
کشکول اپنا سب نے بھرا ہے یقین پر

(۴۲)

ہوتا ہے ہم پہ بھی کرمِ ربِ ذوالجلال　　مالک نے رد کیا نہیں اپنا کبھی سوال
ہم نے جو فکر کی ہے تو اس نے کیا خیال　　لکھوایا مرثیہ بھی اُسی نے برائے آلؑ
یہ مرثیہ چھٹا ہے شہِ تشنہ کام کا
ہے پنجتنؑ سمیت یہ چوتھے امامؑ کا

(۴۳)

ہے پیروی انیسؔ کی اس فن میں لاکلام　　اس مرثیے سے پہلے پڑھا جاتا ہے سلام
کرتے ہیں ذی شعور بڑا اس کا احترام　　جاری ہے اس کے فیض سے شبیرؑ کا پیام
جادہ یقین کا ہے تو منزل یقیں کی ہے
اس مرثیے سے دہر میں تبلیغ دیں کی ہے

(۴۴)

ہے مرثیے میں رنج و مصیبت کا تذکرہ　　عباسؑ باوفا کی اطاعت کا تذکرہ
اکبرؑ سے نوجواں کی شہادت کا تذکرہ　　نوکِ سناں پہ شہؑ کی تلاوت کا تذکرہ
مرقوم اس میں صبرِ شہِ تشنہ کام ہے
زینبؑ کی بے ردائیِ بازارِ شام ہے

www.emarsiya.com

(۴۵)

ہے مرثیے میں شاہؑ کی سیرت کا تذکرہ — اصغرؑ سے بے زباں کی شہادت کا تذکرہ
سولہ پہر کی پیاس کی شدت کا تذکرہ — سجادؑ ناتواں کی صعوبت کا تذکرہ
جوہر تھے صبر و شکر کے چوتھے امامؑ میں
کانٹوں پہ ننگے پاؤں چلے راہِ شام میں

(۴۶)

ہے مرثیے میں سیدِ سجادؑ کا بیاں — وہ کربلا کے دشت کا بیمار و ناتواں
تاریخ ساز جس کا ہے کردار بے گماں — جس نے یقیں کے ساتھ دیا حق کا امتحاں
کنبہ ہے اور مقصدِ شبیرؑ ساتھ ہے
تنہا نہیں ہے، دین کی تقدیر ساتھ ہے

(۴۷)

آئینہ دارِ سیرتِ شبیرؑ ہیں تو یہؑ — علم و عمل کی بولتی تصویر ہیں تو یہؑ
قرآن ہیں حسینؑ جو تفسیر ہیں تو یہؑ — بعد از حسینؑ دین کی تقدیر ہیں تو یہؑ
زینؑ العبا کے پاؤں میں زنجیر دیکھیے
اسلام کو بچانے کی تدبیر دیکھیے

(۴۸)

ایسے یہ مردِ حق ہیں امامت کے ورثے دار — ثابت قدم رہے جو ہوئے ظلم بے شمار
طے اس یقیں پہ کی ہے مصیبت کی رہگزار — ہو مقصدِ حسینؑ زمانے پہ آشکار
زنجیر کی صدا تھی صدا احتجاج کی
فطرت بدل دی سنگ دلوں کے مزاج کی

(۴۹)

ان کی نظر میں فرضِ امامت تھا دمبدم — ہٹنے نہ پائے راہِ یقیں سے کبھی قدم
پیشِ نظر تھا مقصدِ شبیرؑ کا بھرم — گھر لٹ گیا، پَر اِس کا بھی مطلق کیا نہ غم
جب بھی نماز ان کے لبوں سے ادا ہوئی
امت کے واسطے نہ کبھی بد دعا ہوئی

www.emarsiya.com

(۵۰)

صابر ہیں ایسے صبر میں یکتائے روزگار طاہر ہیں ایسے جن کی طہارت کا کیا شمار
قادر ہیں ایسے قادرِ مطلق پہ ہیں نثار شاکر ہیں ایسے شکرِ خدا لب پہ بار بار
یہ زندگی میں ایسے عبادت گزار ہیں
سجادؑ بھی ہیں ، عابدِؑ شب زندہ دار ہیں

(۵۱)

تپ سے یہ حال تھا کہ نحیف اور ناتواں اونٹوں پہ ہیں حرم تو ہیں سجادؑ ساربان
گردن میں طوقِ آہنی، پاؤں میں بیڑیاں عابدؑ کو لے چلے ہیں ستمگر کشاں کشاں
یہ دوسرے علیؑ ہیں جو اِس دم اسیر ہیں
حیدرؑ کی طرح یہ بھی بڑے دستگیر ہیں

(۵۲)

خود پر یقین کتنا ہے چوتھے امامؑ کو آگے بڑھا رہے ہیں امامت کے کام کو
رکھ کر نظر میں مقصدِ شاہِؑ انام کو کوفے کو فتح کرنا ہے اور ملکِ شام کو
تیغِ یقیں کے ساتھ عمل کی سپر لیے
عابدؑ چلے ہیں سورۂ فتح و ظفر لیے

(۵۳)

راہِ یقیں میں ان کے نہ پیچھے قدم ہٹے باطل نہ ان کے سامنے آ کر کبھی ڈٹے
گرد و غبارِ شام سے سر تا قدم اٹے مقصد یہ تھا کہ شام کا یوں راستہ کٹے
اذہان بدلیں لاؤں میں اُس انقلاب کو
اچھائی میں بدل دوں جہانِ خراب کو

(۵۴)

ابھرا افق پہ دیں کے امامت کا آفتاب نورِ یقیں سے محفلِ دل میں تھا انقلاب
عابدؑ کا ہر عمل تھا رہِ حق میں لاجواب مظلومیت سے لیتے تھے ظالم سے وہ حساب
تبلیغ تھی یہ دینِ رسالت مآبؐ کی
ہر دل سے آ رہی تھی صدا انقلاب کی

www.emarsiya.com

(۵۵)

طے منزلوں پہ منزلیں جب کر چکے امامؑ تا شام پہنچے سیدِ سجادؑ نیک نام
اے مومنو! خدا کی قسم یہ ہے وہ مقام جس جا امامؑ پر تھا مصائب کا اختتام
زینبؑ کو بے ردا لیے بازارِ شام میں
سجاد سر جھکائے تھے بلوائے عام میں

(۵۶)

حاکم کے قیدی آتے ہیں ہر سمت شور تھا کوٹھوں پہ عورتیں لیے بچوں کو جا بجا
کرتیں تماشا آلِ رسولؐ کریم کا کچھ عورتوں نے یہ بھی وہاں پر ستم کیا
انگارے جلتے دور سے پھینکے امامؑ پر
پتھر کسی نے کھینچ کے مارے امامؑ پر

(۵۷)

لیکن امامؑ صابر و شاکر خدا گواہ سنجیدگی سے کرتے رہے قطع اپنی راہ
تھا مدعا کہ شاہؑ کا مقصد نہ ہو تباہ ایسا ہو راہِ راست پہ آجائیں روسیاہ
دل حق کی سمت صبر سے موڑے امامؑ نے
مظلومیت سے ذہن جھنجھوڑے امامؑ نے

(۵۸)

جب شام فتح کر چکے مولاؑ ئے خاص و عام داخل ہوئے یزید کے دربار میں امامؑ
مسند پہ طمطراق سے بیٹھا تھا میرِ شام بدبخت ، بد لحاظ ، بداطوار ، بدکلام
ہر ظلمِ ناروا تھا محمدؐ کے گھر کے ساتھ
کرتا رہا وہ بے ادبی شہؑ کے سر کے ساتھ

(۵۹)

جبریلؑ اور وحیِ خدا سے تھا انحراف وہ تھا رسولِ حقؐ کی رسالت کے بھی خلاف
عقل و خرد پہ اس کی تعصب کا تھا غلاف کم ظرف کا تھا آلِ پیمبرؐ سے دل نہ صاف
یوں انتقامِ بدر لیے جا رہا تھا وہ
آلِ نبیؐ پہ ظلم کیے جا رہا تھا وہ

www.emarsiya.com

(۶۰)

دربار میں یزید کے دورِ شراب تھا　　بے خود تھا، بادہ مست تھا، خانہ خراب تھا
ظالم کے ظلم کا نہ کہیں پر جواب تھا　　اس وقت بے گناہوں پہ پیہم عتاب تھا
یاور نہ تھا جو آلؑ کا دربارِ عام میں
ظالم نے قید کر دیا زندانِ شام میں

(۶۱)

قیدی ہوئے جو آلِؑ رسولؐ فلک وقار　　سہتے تھے ظلم و جورِ یزیدِ ستم شعار
غم سے نڈھال رہتے تھے زنداں میں سوگوار　　بچے بھی چونک پڑتے تھے سوتے میں بار بار
کرتے تھے بین، جان بھی کھوتے تھے رات دن
اور یا حسینؑ کہہ کے وہ روتے تھے رات دن

(۶۲)

ایسا تھا قید خانہ کہ ہر دم نصیب میں　　تھی دن کی دھوپ، رات کی شبنم نصیب میں
ماتم تھا اور گریۂ پیہم نصیب میں　　تھے اہلبیتِؑ پاک کے سب غم نصیب میں
ایسے ہجومِ یاس میں جینا محال تھا
پیتے تھے اشک، پانی کا پینا محال تھا

(۶۳)

آلِؑ نبیؐ تھی گریہ کناں رات دن اِدھر　　اک روز میرِ شام کا آیا پیام بر
بولا جنابِ عابدِؑ مضطر سے بدگہر　　ہے قصرِ میرِ شام سے زنداں قریب تر
جب یا حسینؑ کہہ کے کوئی یاں پہ روتا ہے
اٹھ کر یزید خواب سے ناراض ہوتا ہے

(۶۴)

پڑتا ہے میرِ شام کے آرام میں خلل　　یہ حکم قیدیوں کے لیے ہے جو ہے اٹل
روئے نہ کوئی فرد، یہ اچھا نہیں عمل　　اب ایسا گر کیا تو سزا دوں گا برمحل
ہمدرد ہوگا اس کا نہ کوئی زمانے میں
سب سے جدا رکھوں گا اسے قید خانے میں

www.emarsiya.com

(۶۵)

اس شخص سے یزید کا جب سن چکے پیام پھر بیڑیاں سنبھالے ہوئے غم زدہ امامؑ
آ کر پھپھی سے کرنے لگے اس طرح کلام لایا ہے ایک شخص یہ حکمِ امیرِ شام
زنداں میں اپنی جان سے وہ ہاتھ دھوئے گا
اب یا حسینؑ کہہ کے یہاں جو بھی روئے گا

(۶۶)

زینبؑ نے پھر یہ عابدِؑ بیمار سے کہا کہہ دو یزیدِ شام کے قاصد سے یہ ذرا
سن لے جواب بنتِ جنابِ امیرؑ کا گو اہلبیتِؑ پاکؑ ہیں سب غم میں مبتلا
ہر جبر پر یزید کے اب صبر ہوئے گا
اب یا حسینؑ کہہ کے نہ کوئی بھی روئے گا

(۶۷)

اس شخص سے امامؑ ہوئے جا کے ہم کلام کہنا امیرِ شام سے جا کر مرا پیام
یہ جبر بھی قبول ہے یہ ظلم بھی تمام لیتے رہے ہیں، صبر ہی سے لیں گے اب بھی کام
اس جبر پہ گو جان کو کھوئیں گے اہلبیتؑ
اب یا حسینؑ کہہ کے نہ روئیں گے اہلبیتؑ

(۶۸)

وہ شخص مطمئن ہوا جب اس کلام سے قصرِ یزید کو گیا زندانِ شام سے
کیا دل پہ گزری پوچھے کوئی یہ امامؑ سے یہ تھا سلوک آلِؑ رسولِؐ انام سے
پابندیاں تھیں گریہ و ماتم پہ، بین پر
امت نہ رونے دیتی تھی اِن کو حسینؑ پر

(۶۹)

کلثومؑ، فضہؑ، زینبِؑ مضطر برہنہ سر یہ باری باری جاگتی رہتیں تھیں رات بھر
آمادۂ فغاں ہوا بچہ کوئی اگر ہاتھ اس کے منہ پہ رکھتی تھیں زنداں میں دوڑ کر
ڈر تھا نہ یا حسینؑ کی آواز آ سکے
کوئی سزائے قیدِ جدائی. نہ پا سکے

www.emarsiya.com

(۷۰)

گزرے تھے چند روز اسی حال میں ابھی　　اک روز میرِ شام کا پھر آیا آدمی
بولا جنابِ عابدِ بیمارؑ سے شقی　　رویا ہے یا حسینؑ جو کہہ کہہ آج بھی
سونے دیا نہ رات میں جس نے امیر کو
سب سے جُدا، میں بند کروں اُس اسیر کو

(۷۱)

آئے پھپھی کے پاس یہ سن کر مرے امامؑ　　تفصیل سے سنایا انھیں ماجرا تمام
زینبؑ نے یہ بھتیجے سے سن کر کیا کلام　　بیٹا ہماری رات کی نیندیں ہوئیں حرام
حکمِ یزید جب سے ملا بیقرار ہیں
ہم سب تمام رات یہاں پہرہ دار ہیں

(۷۲)

جاری یہ گفتگو تھی کہ باہر سے برملا　　پیہم کسی کے رونے کی آنے لگی صدا
لے کر پھپھی کو عابدِؑ مضطر برہنہ پا　　زنداں کے پیچھے پہنچے تو وہ دیکھتے ہیں کیا
بی بی نقاب پوش ہے اور جان کھوتی ہے
وہ یا حسینؑ کہہ کے بآواز روتی ہے

(۷۳)

زینبؑ نے اُس سے بڑھ کے کہا غم کی مبتلا　　بی بی ترا حسینؑ ہوا تجھ سے گر جدا
بہتر ہے اپنے گھر میں اسے روکہ میں فدا　　جو ہم پہ اب گزرتی ہے بتلائیں تجھ کو کیا
تو یا حسینؑ کہہ کے یہاں پر جو روتی ہے
ہم اہلبیتِ پاکؑ پہ بیداد ہوتی ہے

(۷۴)

اس نے نقاب الٹ کے کہا یہ بچشمِ نم　　تیری طرح سے میں بھی ہوں بیٹی اسیرِ غم
اب مجھ کو دیکھ خواہرِ عباسِؑ ذی حشم　　زہراؑ ہے نام اور ہوں بنتِ شہِؑ امم
کیا حال ہے تمھارا کہ تم جانتی نہیں
زینبؑ تم اپنی ماں کو بھی پہچانتی نہیں

www.emarsiya.com

(۷۵)

زینبؑ میں کیا بتاؤں تجھے اس کی کیا خبر جس جس جگہ گئی ہے تو بیٹی برہنہ سر
میں بھی پھری ہوں ساتھ میں تیرے بچشمِ تر زنداں میں تجھ کو چھوڑ کے جاؤں بھلا کدھر
کیوں سر کو پیٹ کر نہ بھلا جان کھوؤں میں
تو ہی بتا کہ اور کہاں جا کے روؤں میں

(۷۶)

نیّر سخن کو طول نہ دے، روک لے قلم تو نے بصد یقین کیا مرثیہ رقم
یہ بات بھی یقین سے کہہ دے بچشمِ نم امت کو تا بہ حشر منانا ہے شہ کا غم
امت پہ یہ نبیؐ کے نواسے کا قرض ہے
رونا غمِ حسینؑ میں لاریب فرض ہے

باطل کے طرفدار

پھول اک ہوتا ہے اور خار بہت ہوتے ہیں مرحلے زیست کے دشوار بہت ہوتے ہیں
لغزشِ پا نہ رہِ حق میں کبھی ہو نیّر دیکھ! باطل کے طرف دار بہت ہوتے ہیں

رہائی

خدا کا شکر کہ منبر تلک رسائی ہوئی چراغِ ذکرِ شہِ دیں سے رہنمائی ہوئی
غمِ حسینؑ کو اپنایا اس قدر کہ ہمیں حصارِ گردشِ ایام سے رہائی ہوئی

خیرالبشرؐ

اجالا مستقل راہِ سفر کا کرم ہے صاحبِؐ شق القمر کا
بشر شر سے جو ہیں محفوظ نیّر یہ ان پر فیض ہے خیرالبشرؐ کا

www.emarsiya.com